کے واقعات میں مجموعی طور پر ۱۸ فیصد اضافہ ہوا ہے اور امتیازی سلوک کے خلاف دائر شدہ مقدمات میں ۶۰ فیصد اضافہ ہوا ہے۔

پاپائی کلیسیائی اکیڈمی اور پاپائی سفیر

[''ویٹی کن'' کیتھولک برادری کے قائد پاپائے اعظم کی رہائش گاہ ہے، جسے اٹلی اور ہولی سی کے درمیان ۱۹۲۹ء کے ایک معاہدے کے مطابق آزاد شہر کی حیثیت حاصل ہے۔ پاپائے اعظم اِس شہر، بلکہ ''شہری ریاست'' کے سربراہ ہیں اور اُن کے نمائندے دُنیا کے اکثر ممالک اور بین الاقوامی اداروں میں ویٹی کن کا نقطۂ نظر پیش کرتے رہتے ہیں۔ مسلم ممالک میں جہاں کیتھولک برادری کی قابلِ لحاظ تعداد ہے، پاپائی سفیر کلیسیا کی دیکھ بھال کے ساتھ حکومتوں سے روابط رکھے ہوئے ہیں۔ ذیل میں ''کاتھولک نقیب'' کے شائع کردہ ایک مضمون کی تلخیص پیش کی جاتی ہے جس میں ''پاپائی کلیسیائی اکیڈمی'' اور پاپائی سفیروں کی ذمہ داریوں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ مدیر]

۱۹۹۴ء کے اعداد وشمار کے مطابق دُنیا کے ۱۵۱ ممالک کے ساتھ ویٹی کن کے سفارتی تعلقات تھے۔ پاکستان کے ساتھ سفارتی تعلقات ۱۷ جولائی ۱۹۵۰ء کو قائم ہوئے، اور اب تک یکے بعد دیگرے نو پاپائی سفیروں نے پاکستان میں خدمات انجام دی ہیں۔ تمام پاپائی سفیر اپنی سفارتی ذمہ داریاں سنبھالنے سے پہلے ''پاپائی کلیسیائی اکیڈمی'' میں تربیت حاصل کرتے ہیں۔ پاپائی سفیر بنیادی طور پر کاہن ہوتے ہیں جن کا تعلق دُنیا بھر سے ہوتا ہے۔ ''پاپائی کلیسیا اکیڈمی'' کے طلبہ اپنی قومی زبانوں کے ساتھ اطالوی زبان سیکھتے ہیں۔ اطالوی زبان نہ صرف اکیڈمی میں ذریعۂ تعلیم ہے، بلکہ ویٹی کن کی یہ سفارتی زبان بھی ہے۔ تمام سفارتی خط وکتابت اطالوی میں کی جاتی ہے۔

اِس اکیڈمی کی بنیاد پوپ کلیمنٹ یاز دہم نے ۱۷۰۱ء میں رکھی تھی۔ سالِ رواں میں دُنیا کی ۲۳ قوموں کے ۳۴ طالب علم ''پاپائی کلیسیائی اکیڈمی'' میں تربیت حاصل کر رہے ہیں۔ زیرِ تربیت افراد کے لیے سفارتی نصاب کے ساتھ ساتھ کلیسیائی قوانین میں ڈاکٹریٹ کی سند حاصل کرنا لازمی ہے۔ یہی افراد بعد ازاں دُنیا کے مختلف ممالک میں پاپائے اعظم کی نمائندگی کریں گے۔ دُنیا کے مختلف خطّوں اور ملکوں میں سفیر بھیجنے کی روایت مسیحیت کے دورِ آغاز سے چلی آ رہی ہے۔ مقدس پولوس نے ایشیائے کوچک کی بہت سی کلیسیاؤں کی طرف اپنے نمائندے روانہ کیے تھے۔ آج کلیسیائی قوانین کے مطابق ''پاپائی سفیر'' کی حسبِ ذیل ذمہ داریاں ہیں۔

۱۔ ہولی سی (Holy See) کو ان حالات سے آگاہ کرنا جو متعلقہ ملک کی مقامی کلیسیا اور مومنین کی زندگی پر خاص طور پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

۲۔ بشپ صاحبان کو مختلف کاموں کو عملی جامہ پہنانے کے لیے صلاح و مشورہ دینا۔

۳۔ بشپ صاحبان کی تقرری کے لیے امیدواروں کی فہرست تیار کر کے پاپائے اعظم کو بھیجنا۔

۴۔ بشپ کانفرنس کے ساتھ گہرے تعلقات رکھنا اور ان کی ہر طرح سے مدد کرنا۔

۵۔ امن و ترقی اور لوگوں میں اتحاد کے لیے جدوجہد کرنا۔

۶۔ بشپ صاحبان کے ساتھ مل کر کیتھولک، غیر کیتھولک اور غیر مسیحی قوموں کے ساتھ تعلقات کو فروغ دینا۔

۷۔ بشپ صاحبان کے ساتھ مل کر کسی ملک میں کلیسیا کے مشن کا تحفظ کرنا۔

۸۔ پاپائے اعظم سے جو ہدایات ملیں اُنہیں عملی جامہ پہنانا۔

پاپائی سفیر کسی ملک کی حکومت کے لیے بین الاقوامی قوانین کے مطابق اضافی ذمہ داریاں رکھتے ہیں۔

۱۔ حکومتی عہدیداران اور ہولی سی کے درمیان رابطے کو مضبوط بنانا۔

۲۔حکومت اور کلیسیا کے درمیان معاملات کو دیکھنا اور معاہدوں وغیرہ کو پرکھنا، نیز عملی جامہ پہنانے میں اہم کردار ادا کرنا۔

کلیسیائی معاملات میں پاپائی سفیر مقامی بشپ صاحبان کا مشورہ لے سکتا ہے اور اسی طرح وہ اُنہیں حکومت کے ساتھ ہونے والی بات چیت سے آگاہ کرسکتا ہے۔ مقامی کلیسیا میں پاپائی سفیر ڈایوسیزن بشپ اور کسی ملک کی بشپ کانفرنس کے لیے اہم خدمات سرانجام دیتا ہے۔ یاد رہے کہ کلیسیا میں پاپائی سفیروں کی تقرری کا اختیار صرف پاپائے اعظم کو حاصل ہے، نیز اسے یہ اختیار بھی حاصل ہے کہ وہ بین الاقوامی قوانین کے مطابق ان کا تبادلہ کرے یا پھر کسی ملک سے اُنہیں واپس بلا لے۔ اسی طرح استعفاء کی منظوری یا نامنظوری کا اختیار بھی مکمل طور پر پاپائے اعظم کے پاس ہے۔

انجیلی مسیحیوں کی تعداد میں اضافہ

ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے ایک انجیلی [ایونجلیکل] جریدے ''کرسچینٹی ٹوڈے'' نے ۱۶ نومبر ۱۹۹۸ء کی اشاعت میں دنیا کے چند ممالک میں مسیحیت، اور بالخصوص انجیلی مسیحیت کی پیش رفت پر رپورٹیں شائع کی ہیں۔ جریدے کے مطابق دُنیا کی تقریباً پانچ ارب ترانوے کروڑ آبادی میں مسیحیوں کا تناسب ۳۰ فی صد ہے۔ اور مسیحی آبادی کا ایک تہائی حصہ ''انجیلی مسیحیت'' کا داعی ہے۔ بیسویں صدی کے آغاز سے اب تک انجیلی مسیحیوں کی تعداد میں براعظموں کے لحاظ سے اضافے کی کیفیت یہ رہی ہے:

	کل آبادی میں اضافہ	انجیلی مسیحیوں کی آبادی میں اضافہ
دنیا	۶۰ فی صد	۱۲۶ فی صد